ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

اسلام اور یہودیت میں بنیادی انسانی حقوق کا تصور: تقابلی مطالعہ

The Concept of Fundamental Human Rights in Islam and Judaism; Comparative Study

☆Shehla Shams

PhD Research Scholar, Al-Hamd Islamic University, Islamabad Corresponding author; shehlashamms@gmail.com

☆☆ Fayyaz Ahmad

PhD research scholar Alhamd Islamic University Islamabad.

☆☆☆ Dr. Shams Ul Hussain Zaheer

Chairperson, Department of Arabic & Islamic Studies, Women University Swabi, KP

Abstract

After the earth and the skies were created, human was given physically shape. The angles were ordered to bow down to Adam (Peace be upon him). This ordered was a sign of greatness of man as he was to comply with what is ordered him by Allah Almighty. When Adam (PBUH) was blessed with his sons and one of them killed another one. Allah Almighty the Legislative Authority revealed some laws for the peaceful environment of this planet. With the passage of time some other messengers were sent to various nations. Some of them obeyed their messengers sent towards them and some of them denied, till Moses (PBUH) was sent to Firon and his people. As he (Firon) made the nation of Moses (PBUH) slaves, and treated them with cruelty and un-justice. Allah Almighty revealed some law to be followed by the followers of Moses (PBUH). Some of these laws/rights were tempered by the follower after his death and now the Bible is not is his real shape as revealed. The situation was going on till Muhammad (PBUH) was sent the whole of mankind and all of them were made bound to accept his message. The Holy Quran made Muslims brothers to each other and Sunnah made them forbidden each other lives, wealth, honor and blood. Allah Almighty has emphasized good behavior towards those non-Muslim, who are not involved in cruelty to Muslim in its any shape as well. And bound Muslim to stand up to witness justice for Allah, and let not the enmity of the people persuade them to forsake justice. The under mentioned paragraphs se relate to the basic/fundamental human rights in both Islam and Judaism. And it discusses the same in a scholarly way. It acquires the comparative method of research. Hopefully, it will contribute to the new areas of the research in comparative study of both the religions. And will make the readers know something new in a research way.

Keywords: Creation, Islam, Judaism, Fundamental Rights, Comparative Study

اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کرنے کے بعد انسان یعنی سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش کی اور ملائکہ کو حکم صادر کیا کہ سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدۂ تعظیمی (انحناء) کریں۔اس حکم سے انسان کی عظمت کا پتہ چل گیا اور سیدنا آدم علیہ السلام سے انسانوں کا سلسلہ جاری ہوا۔جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اپنے فرزند سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا حکم ملا اور یہ سنتِ ابراہیمی ابھی تک زندہ ہے۔تواِن واقعات سے انسانیت کی حیثیت معلوم ہو کر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ سب

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

مسلم آپس میں بھائی بھائی ہے اور ایک ،دوسرے پر جان ،مال ، عزت اور خون حرام قرار دی۔اسی کے پیشِ نظر سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہجرتِ مدینہ کے بعد جلد ہی مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارے کا رشتہ قائم کی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے غیر مسلموں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کی تاکید کی ہے۔ جیسا قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے:يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلۡقِسۡطِۖ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَـَٔانُ قَوۡمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعۡدِلُواْۚ ٱعۡدِلُواْ هُوَ أَقۡرَبُ لِلتَّقۡوَىٰۖ ٨ [1]

اے ایمان والوں !اللہ کے لیے انصاف کے گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے۔

ا: حق کا لغوی معنٰی:

صاحب "القاموس المحیط" لغوی اعتبار سے لفظ حق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الحَقُّ:من أسماء اللهِ تعالى،أومن صِفاتِهِ،والقُرْآنُ،وضِدُّ الباطِلِ،والأمر المَقْضِيُّ،والعَدْلُ،والإِسْلامُ، والمالُ،والمِلْكُ،والمَوجود الثابِتُ، والصِدْقُ"[2]

کہ لفظ "حق "اللہ تعالیٰ کے اسماء یا صفات میں سے ہے یہ باطل کا متضاد ہے اور لغوی طور پر اس کا اطلاق قرآن مجید، مطلوبہ امر، عدل، اسلام، مال، ملک، موجود، ثابت اور سچ پر بھی ہوتا ہے۔

أصل الحَقّ: المطابقة والموافقة، كمطابقة رجل الباب في حقّه لدورانه على استقامة۔[3]

حق کے اصل معنی موافقت اور مطابقت کے ہیں ۔ جیسا کہ دروازے کی چول اپنی گھڑے میں اس طرح فٹ آجاتی ہے کہ وہ استقامت کے ساتھ اس میں گھومتی رہتی ہے۔

۲: لفظِ حق کا معنی و مفہوم قرآن و حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں:

قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے: فَذٰلِكُمُ اللهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَماذا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلالُ فَأَنَّى تُصْرَفُونَ [4]

یہی اللہ تو تمہارا پروردگار برحق ہے اور حق بات کے ظاہر ہونے کے بعد گمراہی کے سوا ہے ہی کیا، تو تم کہاں پھرے جاتے ہو۔

اور اسی طرح حدیثِ مبارکہ میں وارد ہے:

"فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى العِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ العِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا"[5]

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ وہ اُس کو عذاب نہ دے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کی شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

۳: انسانی حقوق کا مفہوم:

انسان طبعاً معاشرت پسند ہے اس کی گروہی جبلت اسے اپنے ہم جنسوں کے ساتھ مل جل کر رہنے پر مجبور کرتی ہے۔ وہ اپنی پیدائش سے لے کر تادمِ زیست بے شمار افراد کی خدمات، توجہ، امداد اور سہاروں کا محتاج ہے۔ اپنی پرورش، خوراک، لباس، رہائش اور تعلیم وتربیت کی ضروریات ہی کے لئے نہیں بلکہ اپنی فطری صلاحیتوں کے ارتقاء اور ان کے عملی اظہار کے لئے بھی وہ اجتماعی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ خاندان، برادری، محلے، شہر، ملک اور بحیثیت مجموعی پوری نوع انسانی تک پھیلے ہوئے تعلقات کے یہ چھوٹے بڑے دائرے اس کے حقوق وفرائض کا تعین کرتے ہیں۔ ماں باپ، بیٹے، شاگرد، استاد، مالک، ملازم، تاجر، خریدار، شہری اور حکمران کی بے شمار مختلف پہلوؤں میں اس پر کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں اور ان فرائض کے مقابلے میں وہ کچھ متعین حقوق کا مستحق قرار پاتا ہے۔

۴: انسانی حقوق کا تصور:

اس دنیا میں طاقتور اور کم زور دونوں طرح کے انسان آج بھی ہے اور آئندہ بھی رہیں گے۔ انسان کی فطرت یہ چاہتی ہے کہ طاقتور اپنی طاقت کا غلط استعمال نہ کریں اور کمزورں کے ساتھ محبت، ہمدردی، تعاون اور دست گیری کا رویہ اختیار کرے۔ کیونکہ مختلف ادوار میں اور زمین کے مختلف خطوں میں اصحاب حقوق اور اصحابِ فرائض کے مستقل طبقات وجود میں آتے چلے گئے۔ ایک طرف وہ گروہ جو گرد وپیش کے تمام وسائل کا مالک ومختار تھا، دوسری طرف وہ طبقہ جو ہر چیز سے محروم تھا۔ ایک جانب آسائش وراحت اور عیش وعشرت کا رقص جاری اور دوسری طرف زندگی اپنے وجود اور بقا کے لیے تڑپ رہی تھی، طاقت ور حکومت کے ہاتھ میں اقتدار، حکومت، قانون، علم وفنون کے ماہر، تہذیب کے معمار اور سماج کے صورت پیدا ہوئے۔ اس کے بالمقابل کم زور طبقہ ان میں سے کسی بھی چیز کا اپنے لیے تصور نہیں کر سکتا تھا۔ تو اسی کے پیش نظر انسان اپنی حق کے لیے لڑتا ہے۔

۵: اسلام میں انسانی حقوق کا تصور:

اولادِ آدم کی اکثریت اپنے حقوق سے باخبر اور ناآشناہی رہی یا ان سے محرومی ہی اس کے حصہ میں آئی ۔ انہیں دنیا نے عدل وانصاف کی مثالیں ضرور دیکھیں ہیں لیکن زیادہ تر ظلم کی تاریخ رقم ہوتی رہی ہے۔ اصحاب اقتدار اور طاقت ور طبقات اس کے سیاہ اوراق میں اضافہ کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ خطبہ حجۃ الوداع وہ منشور اعظم ہے جسے موضوع انسانیت کہا جائے تو بے جانہ ہو گا یہ نبی

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

اکرم ﷺ نے آج سے تقریباً پندرہ سو سال پہلے میدان عرفات میں کھڑے ہو کر کم و بیش ایک لاکھ انسانوں کے سامنے انسانی عظمت کی بحالی کا دامن وسیع کر دیا جیسا فرمایا؛

خبر دار میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا، دوسرں کا حق نہ مارنا، ظلم و زیادتی نہ کرنا، والدین، بیوی بچوں، ہمسائیوں، رشتہ داروں اور غلاموں کے ساتھ نیک سلوک کرنا، امیر کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ ناک کٹا حبشی کیوں نہ ہو۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو مزین رکھنا۔ اسلام انسانی حقوق کا پاسباں اور محافظ بن کر ہمارے سامنے آتا ہے اور ان حقوق کی پامالی کو روکنے کی مؤثر تدابیر اختیار کرتا ہے۔ قرآن کریم کی مختلف آیات میں حق کا لفظ بولا گیا ہے۔ بنیادی طور پر حق کے دو معنی ہیں:

- ایک حق ہے باطل کے مقابلے پر جیسا: وَلَا تَلۡبِسُواْ ٱلۡحَقَّ بِٱلۡبَٰطِلِ وَتَكۡتُمُواْ ٱلۡحَقَّ وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَ[6]
  یہاں حق کا لفظ باطل کے مقابلے پر ہے۔
- حق کا دوسرا مطلب باہمی حقوق یعنی ایک فرد پر دوسرے فرد کے حق کے حوالے سے ہے، مثلاً:

وَفِيٓ أَمۡوَٰلِهِمۡ حَقّٞ لِّلسَّآئِلِ وَٱلۡمَحۡرُومِ[7] اور وَلِلۡمُطَلَّقَٰتِ مَتَٰعُۢ بِٱلۡمَعۡرُوفِۖ حَقًّا عَلَى ٱلۡمُتَّقِينَ ٢٤١[8]

اِن آیات میں حق کا لفظ باہمی حقوق کے حوالے سے استعمال ہوا ہے۔ جیسا لقمانؒ حکیم نے اپنے بیٹے سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

وَإِذۡ قَالَ لُقۡمَٰنُ لِٱبۡنِهِۦ وَهُوَ يَعِظُهُۥ يَٰبُنَيَّ لَا تُشۡرِكۡ بِٱللَّهِۖ إِنَّ ٱلشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيمٞ ١٣ وَوَصَّيۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيۡهِ حَمَلَتۡهُ أُمُّهُۥ وَهۡنًا عَلَىٰ وَهۡنٖ وَفِصَٰلُهُۥ فِي عَامَيۡنِ أَنِ ٱشۡكُرۡ لِي وَلِوَٰلِدَيۡكَ إِلَيَّ ٱلۡمَصِيرُ ١٤[9] اس آیات میں حقوق اللہ اور حقوق العباد اکٹھا ذکر کیا ہے۔

ا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد:

اسلام میں اللہ تعالیٰ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کے کی ترغیب دی ہے جیسا کہ مذکورہ آیت میں:

وَٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ وَلَا تُشۡرِكُواْ بِهِۦ شَيۡـٔٗاۖ وَبِٱلۡوَٰلِدَيۡنِ إِحۡسَٰنٗا وَبِذِي ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينِ وَٱلۡجَارِ ذِي ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡجَارِ ٱلۡجُنُبِ وَٱلصَّاحِبِ بِٱلۡجَنۢبِ وَٱبۡنِ ٱلسَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتۡ أَيۡمَٰنُكُمۡۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخۡتَالٗا فَخُورًا ٣٦[10]

اس آیت میں پہلا حق اللہ تعالیٰ کا بیان ہوا اس کے بعد والدین، قریبی رشتہ داروں، یتیموں اور مسافروں کا حق بھی ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی حق ہے اور بندوں کا بھی حقوق ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

کیونکہ دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًاۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ ٱلْكِبَرَ أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ٢٣ [11]

اور تمہارے پروردگارنے ارشاد فرمایاکہ اس کے(اللہ تعالیٰ) کے سواکسی کے عبادت نہ کرواورماں باپ کےساتھ بھلائی (کرتے رہو)،اگران میں سے ایک یادونوں تمہارے سامنے.بڑھاپے کو پہنچ جائیں توان کواُف تک نہ کہنااورنہ ہی انہیں جھڑکنااوران سے بات ادب کے ساتھ کرنا۔

اس آیاتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ بندوں کی حقوق کی بھی تلقین کی ہے کہ ہر رشتہ دار کے ساتھ ان کی مقام کے ساتھ پیش آنااوران کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا حکمِ الہیٰ کی تعمیل کرے۔

۲۔ زندگی کا حق:

۱۔ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَٰقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنفُسَكُم مِّن دِيَٰرِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ۔ ٨٤ ثُمَّ أَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُونَ أَنفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنكُم مِّن دِيَٰرِهِمْ تَظَٰهَرُونَ عَلَيْهِم بِٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ وَإِن يَأْتُوكُمْ أُسَٰرَىٰ تُفَٰدُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْۚ ٨٥[12]

اس آیت میں دومیثاق کاذکرہے جوتورات میں بھی ذکر تھی۔

۔ سب سے پہلے اپنے آپ کو قتل سے بچانااس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خودکشی نہ کریں اوراپنے آپ کوہلاکت میں نہ ڈالے جیسازنا،مرتداور قتل عمدوغیرہ کرناجن احکام میں قصاص لازمی ہوگی۔کیونکہ ہرانسان پردوسرےانسان کے عزت ،خون اورمال ودولت کاتحفظ کرنافرض ہے۔

۔ دوسری بات یہ ہے کہ کسی خلافِ سنت طریقے سے گھرسے نکلنا،کسی دوسرے بندے پرغلبہ حاصل کرنے کے لیےاس کوگھرسے نکالنا۔

۲۔ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَنَّهُۥ مَن قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي ٱلْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ ٱلنَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحْيَا ٱلنَّاسَ جَمِيعًاۚ ٣٢ [13]

اس آیتِ کریم میں واقعہ قابیل اورہابیل کی طرف اشارہ ہے لیکن تخصیصاً بنی اسرائیل کوہے کیونکہ تورات سے پہلے کوئی بڑی آسمانی کتاب نازل نہیں ہوئی۔اس لیے یہی بتاتاہے کہ قتل بالقصاص، قتل بالزنا(شادی کے بعد) اور قتلِ مرتدین کااسلام نے حدمقررکی لیکن اس کے علاوہ قتل ظلماً ہے۔اوراگرکسی انسان کاناحق قتل سے بچاناپوری انسانیت کوبچانے کے.برابرقراردی دوسری طرف کسی کوناحق قتل کرناپوری انسانیت کوقتل کرنے کے مترادف کی ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

۳۔ اظہارِ رائے کا حق:

ا۔ وَلَا تَلۡبِسُواْ ٱلۡحَقَّ بِٱلۡبَٰطِلِ وَتَكۡتُمُواْ ٱلۡحَقَّ وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ٤٢[14]

اس آیت میں تلبیس اور کتمان حق سے نہی ہے کہ کسی چیز کی جواز یا عدم جواز، حل و حرمت شرعی دلیل سے ثابت ہو ان امور کا خیال رکھیں۔ اور حق کا باطل کے ساتھ اختلاط نہ کریں۔ اس میں ہر وہ پہلو شامل ہے جس کی تعلق ہماری زندگی سے ہیں تاکہ ہر مقام پر اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہے حق بات چھپانے سے گریز کریں۔

۲۔ وَءَامِنُواْ بِمَآ أَنزَلۡتُ مُصَدِّقٗا لِّمَا مَعَكُمۡ وَلَا تَكُونُوٓاْ أَوَّلَ كَافِرِۭ بِهِۦۖ وَلَا تَشۡتَرُواْ بِـَٔايَٰتِي ثَمَنٗا قَلِيلٗا وَإِيَّٰيَ فَٱتَّقُونِ[15]

مذکورہ آیت میں أَوَّلَ كَافِرِ سے مراد ایمان کی حفاظت اور صداقت کے لیے ان کاموں سے بچ جائے جس کے ذریعے سے ایمان میں خلل واقع ہو جاتی ہے۔

۴۔ مال و دولت کا حق:

ا۔ كُلُّ ٱلطَّعَامِ كَانَ حِلّٗا لِّبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسۡرَٰٓءِيلُ عَلَىٰ نَفۡسِهِۦ مِن قَبۡلِ أَن تُنَزَّلَ ٱلتَّوۡرَىٰةُۚ قُلۡ فَأۡتُواْ بِٱلتَّوۡرَىٰةِ فَٱتۡلُوهَآ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ ٩٣ [16]

کسی چیز کی حرمت کے لیے نص کا ہونا ضروری ہے کیونکہ وہ امرِ تعبدی ہے اور انبیاء اپنی طرف سے کسی چیز کی حرمت و حلل کا حکم نہیں دیتا جب تک اللہ تعالیٰ کا صریح حکم موجود نہ ہو۔ کیونکہ بنی اسرائیل نے اپنی جھوٹی دعویٰ سے اونٹ کا گوشت اور ان کا دودھ اپنے اوپر حرام کردی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کر کے یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی اور امتِ مسلمہ کو بھی اس بات کی تلقین کی ۔کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام نہ ٹھہروں، بلکہ جس چیز کے بارے میں جیسا حکم نازل ہے اس کی تعمیل اسی انداز میں کرے جیسا اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

۲۔ وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمۡ عَنۡهُ فَٱنتَهُواْۚ [17]

سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں دے وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔

نبی اکرم ﷺ خود سے نہیں بولتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے ذریعہ ہم تک پیغام پہنچاتے تھے۔ تو اسی کے پیشِ نظر کھ اللہ کے حکم کی فرمانبرداری کرنا ہم پر فرض ہے اور مال و دولت کو ضائے الٰہی کے مطابق لگانا اسلام کی تعلیم ہے۔

۵۔ صلہ رحمی کا حق:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

۱۔ وَإِذۡ أَخَذۡنَا مِيثَٰقَ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ لَا تَعۡبُدُونَ إِلَّا ٱللَّهَ وَبِٱلۡوَٰلِدَيۡنِ إِحۡسَانٗا وَذِي ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينِ وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسۡنٗا وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ إِلَّا قَلِيلٗا مِّنكُمۡ وَأَنتُم مُّعۡرِضُونَ ٨٣ [18]

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ[19]،عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:"خَلَقَ اللَّهُ الخَلْقَ،فَلَمَّافَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمَنِ،فَقَالَ لَهُ: مَهْ، قَالَتْ:هَذَا مَقَامُ العَائِذِ بِكَ مِنَ القَطِيعَةِ،قَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ، قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ: فَذَاكِ " [20]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی ،جب وہ اس کی پیدائش سے فارغ ہوا تو رحم نے کھڑے ہو کر رحم کرنے والے کے دامن میں پناہ لی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں اسے توڑ دوں۔ رحم نے عرض کیا، ہاں اے میرے رب؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ایسا ہی ہو گا۔

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ [21]،قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:«الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللهُ»[22]

سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "رَحِم (خونی رشتوں کا سارا سلسلہ) عرش کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور یہ کہتا ہے: جس نے میرے تعلق کو جوڑ کر رکھا اللہ اُس کے ساتھ تعلق جوڑے گا اور جس نے میرے تعلق کو توڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ تعلق توڑے گا۔"

اِن آیتِ کریمہ اور آحادیث نبوی ﷺ سے رشتہ داری یعنی صلہ رحمی رکھنے کا اندازہ ہو گیا۔کیونکہ یہ احکام اقوامِ سابقہ میں بھی موجود اور اُمتِ مسلمہ پر بھی ان کو برقرار رکھا گیا ہے۔

۶۔ صحت (نفس) کا حق:

كُلُّ ٱلطَّعَامِ كَانَ حِلّٗا لِّبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسۡرَٰٓءِيلُ عَلَىٰ نَفۡسِهِۦ مِن قَبۡلِ أَن تُنَزَّلَ ٱلتَّوۡرَىٰةُۚ قُلۡ فَأۡتُواْ بِٱلتَّوۡرَىٰةِ فَٱتۡلُوهَآ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ ٩٣ [23]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

مذکورہ آیتِ کریمہ میں بنی اسرائیل کاحال وقوع پذیرہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام سے پہلے یہودیت کو بھی حلال کھانے اور کمانے کی تاکید کی ہے۔کہ ہرانسان پر اپنی نفس کی حفاظت فرض ہے۔کہ بدعات وشرکیات سے اللہ تعالیٰ کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کرو، جیسا سیدنا محمد ﷺ نے اپنے اوپر شہد کھانا بند کیاتواللہ تعالیٰ نے سورۃ التحریم میں ان کوفرمایا: يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَۖ [24]

اے نبی ﷺ جو چیز اللہ نے تمہارے لیے جائز کی ہے تم اس سے کنارہ کشی کیوں کرتے ہو۔

۷۔ تعلیم وتربیت کا حق:

وَلَا تَلۡبِسُواْ ٱلۡحَقَّ بِٱلۡبَٰطِلِ وَتَكۡتُمُواْ ٱلۡحَقَّ وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ٤٢ [25]

اس آیت میں تلبیس اور کتمان حق سے نہی ہے کہ کسی چیز کی جواز یا عدم جواز، حل وحرمت شرعی دلیل سے ثابت ہو ان امور کا خیال رکھیں۔اس میں ہر وہ پہلو شامل ہے جس کی تعلق ہماری زندگی سے ہیں جیسا تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پرفرض ہے۔رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: طلب العلم فريضة على كل مسلم"[26] علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اوران حالت میں حق بات کو تسلیم کرتے اور باطل سے موڑ کر ہماری زندگی کی اصل حقیقت ہے۔

۸۔ تحفظ کا حق:

وَإِذۡ أَخَذۡنَا مِيثَٰقَكُمۡ لَا تَسۡفِكُونَ دِمَآءَكُمۡ وَلَا تُخۡرِجُونَ أَنفُسَكُم مِّن دِيَٰرِكُمۡ ثُمَّ أَقۡرَرۡتُمۡ وَأَنتُمۡ تَشۡهَدُونَ ٨٤ ثُمَّ أَنتُمۡ هَٰٓؤُلَآءِ تَقۡتُلُونَ أَنفُسَكُمۡ وَتُخۡرِجُونَ فَرِيقٗا مِّنكُم مِّن دِيَٰرِهِمۡ تَظَٰهَرُونَ عَلَيۡهِم بِٱلۡإِثۡمِ وَٱلۡعُدۡوَٰنِ وَإِن يَأۡتُوكُمۡ أُسَٰرَىٰ تُفَٰدُوهُمۡ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيۡكُمۡ إِخۡرَاجُهُمۡۚ أَفَتُؤۡمِنُونَ بِبَعۡضِ ٱلۡكِتَٰبِ وَتَكۡفُرُونَ بِبَعۡضٖۚ فَمَا جَزَآءُ مَن يَفۡعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمۡ إِلَّا خِزۡيٞ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَاۖ وَيَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰٓ أَشَدِّ ٱلۡعَذَابِۗ وَمَا ٱللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُونَ [27]

اس مذکورہ آیت میں انسان کی زندگی گزارنے اوراس کو تحفظ دینے کا عہد لیاہے۔کہ ایک دوسرا کا خون ناحق نہ بہائیں اور نہ کسی دوسرے گروہ کے ساتھ مل گناہ اور ظلم وبربریت کا نظام رائج کرے۔بلکہ شرعی حدود کے اندر رہ کر اسلام نے جن حقوق کی ادائیگی کا حکم دیاہے ان کو تسلیم کرے۔کیونکہ سیدنا محمد ﷺ نے حجۃالوداع کے موقعہ پر فرمایا: کہ تمہارا مال، خون اور عزت ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہے جس طرح یہ دن ،یہ مہینہ اور یہ شہر حرمت والاہے۔اسی کی پیشِ نظر وہ ہرانسان پر دوسروں کی عزت وآبرو کا لحاظ رکھنا فرض ہے۔

۹: یہودیت کا تعارف:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

یہودیت توحیدی اورابراہیمی ادیان میں سے ایک دین ہے جس کے تابعین اسلام میں قوم نبی موسیٰ یابنی اسرائیل کہلاتے ہیں ۔مگرتاریخی مطالعہ میں یہ دونوں نام اس عصراوراس قوم کے لیے منتخب ہیں جس کاتورات کاجزخروج میں ذکرہے۔

۷:   یہودیت میں انسانی حقوق کاتصور:

جس طرح اسلام انسانی حقوق کی پامالی کاحکم دیتے ہیں اسی طرح یہودیت میں انسان کی حقوق کادرس دیتاہے لیکن رفتہ رفتہ تورات میں تحریفات سے حقوق انسانی کوزوال پذیر کرکے پس پشت ڈالا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کوبرقرار رکھنے کے لیےقرآن کریم نازل فرماکرسابقہ کتابوں کی مہیمناًقرار دیا۔اب ہم توراۃ میں ذکرشدہ انسانی حقوق کامختصرخاکہ پیش کرتی ہوں۔کیونکہ قرآن کریم نے ان کی تصدیق کی ہے۔تاکہ اسلام اوریہودیت میں مماثلت کاایک پہلوؤں سامنے آجائےتاکہ یہودیوں کامسلمانوں کے ساتھ اختلافات ختم ہوگئی اوراسلام جیساسچامذہب کوتسلیم کرنے کے تیار ہوجائے جن میں چند پہلوؤں درجہ ذیل ہیں؛

ا۔   سیدناموسیٰ علیہ السلام سے قبل اسرائیلیوں کے حالات:

سیدناموسیٰ علیہ السلام سے پہلے مصرمیں ظلم وستم کابازارگرم تھاہرطرف ظلم وبربریت کاچرچاجاری تھا۔اورمصریوں نےاسرائیلیوں پرہرقسم کے تشدّدکرکےاُن سے کام کرایا۔[28]اوراس کی زنانہ اولاد کوچھوڑکرنرینہ اولاد کومارڈالناجیساقرآن کریم نےاس کی تصدیق کی:

وَإِذۡ نَجَّيۡنَٰكُم مِّنۡ ءَالِ فِرۡعَوۡنَ يَسُومُونَكُمۡ سُوٓءَ ٱلۡعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبۡنَآءَكُمۡ وَيَسۡتَحۡيُونَ نِسَآءَكُمۡۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَآءٞ مِّن رَّبِّكُمۡ عَظِيمٞ ٤٩ [29]

۲۔   سیدناموسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اورپرورش:

لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت سے سیدناموسیٰ علیہ السلام ان کی فریب سے بچ ہوکر،اللہ تعالیٰ کی حکم سے ان کی ماں نے ان کودریا کے کنارے میں چھوڑکرآئی[30]۔قرآن کریم ان کی بیان انتہائی خوبصورت انداز میں کی:

وَأَوۡحَيۡنَآ إِلَىٰٓ أُمِّ مُوسَىٰٓ أَنۡ أَرۡضِعِيهِۖ فَإِذَا خِفۡتِ عَلَيۡهِ فَأَلۡقِيهِ فِي ٱلۡيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحۡزَنِيٓۖ إِنَّا رَآدُّوهُ إِلَيۡكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ ٱلۡمُرۡسَلِينَ ٧ [31]

پھراللہ تعالیٰ کی حکمت سےفرعون کی بیوی نے دیکھ کراُسے اپنابیٹابناکرپالیاقرآن کریم میں ان کی تصریح ان الفاظ میں واردہیں:

وَقَالَتِ ٱمۡرَأَتُ فِرۡعَوۡنَ قُرَّتُ عَيۡنٖ لِّي وَلَكَۖ لَا تَقۡتُلُوهُ عَسَىٰٓ أَن يَنفَعَنَآ أَوۡ نَتَّخِذَهُۥ وَلَدٗا وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُونَ ٩ [32]

۳۔   نبوت سے سرفرازی:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

سیدنا موسیٰ علیہ السلام بڑا ہو کر قبطی لڑکے سے اتفاقی معاملہ آیا اور اس کی وجہ سے ملک بدر ہو کر مدین میں پناہ گزین ہوئے۔ وہاں پر 8، 10 سال معاہدے کے مطابق رہ کر پھر واپس اپنی ملک کا رُخ اختیار کی۔[33] اور راستے میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ کو نبوت سے سرفراز کیا۔[34] قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر ان الفاظ میں کی ہے: فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى ٱلۡأَجَلَ وَسَارَ بِأَهۡلِهِۦٓ ءَانَسَ مِن جَانِبِ ٱلطُّورِ نَارٗاۖ قَالَ لِأَهۡلِهِ ٱمۡكُثُوٓاْ إِنِّيٓ ءَانَسۡتُ نَارٗا لَّعَلِّيٓ ءَاتِيكُم مِّنۡهَا بِخَبَرٍ أَوۡ جَذۡوَةٖ مِّنَ ٱلنَّارِ لَعَلَّكُمۡ تَصۡطَلُونَ ۔۲۹ فَلَمَّآ أَتَىٰهَا نُودِيَ مِن شَٰطِيِٕ ٱلۡوَادِ ٱلۡأَيۡمَنِ فِي ٱلۡبُقۡعَةِ ٱلۡمُبَٰرَكَةِ مِنَ ٱلشَّجَرَةِ أَن يَٰمُوسَىٰٓ إِنِّيٓ أَنَا ٱللَّهُ رَبُّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ۳[35]

۴۔ موسیٰ علیہ السلام کا مصر آنا اور وہاں پر فراعنا سے مباحثہ:

جب موسیٰ علیہ السلام مصر میں واپس آئے تو فرعون کے ساتھ بحث ومباحثہ شروع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو فتح یاب کر اور موجودہ ساحروں نے بھی اسلام قبول کی۔ جب ساحران نے کہا: قَالُوٓاْ ءَامَنَّا بِرَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ۱۲۱۔ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ [36]، تو اسی طرح موسیٰ علیہ السلام نے مصر میں اپنی دعوت کو جاری رکھ کر یہودیت کی بنیاد رکھی۔[37] اور انسانی حقوق کے لیے آواز اُٹھائی کہ میں بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہو۔ اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے انسانیت کو زندہ کر کے غلاموں کی غلامیت سے آزاد کر کے ان کو ایک نئی روح پھونکی۔

۸: معاصر مغرب میں انسانی حقوق کا تصور:

حجۃ الوداع کے احکامات کو بنیاد بنا کر ۱۲۱۵ میں برطانوی حکومت نے ایک آئین تیار کی جسے میگنا کارٹا[38] کہتے ہیں اس کے نتیجے میں صرف چند صدی قبل حقوق انسانی کا تصور شدت سے ابھرا، اس کے لیے جدوجہد شروع ہوئی۔ اور اس نے بہت ہی جلد ایک عمومی تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ اس کا مرکز یورپ، برطانیہ اور فرانس تھے بعد میں امریکہ بھی شامل ہوا۔ اسی طرح دنیا میں انسانی حقوق کی تاریخ مذہبی کتابوں میں ملتی ہے لیکن جدید دور میں مؤرخین نے حقوق انسانی کے تصور سے دنیا منشور اعظم کے ذریعہ روشناس ہوئی۔ یہ شاہ برطانیہ جون john کے دور میں ۱۵ جون ۱۲۱۵ء کو منظور ہوا۔ اس سلسلے کی اور بھی نمایاں کوششیں ہیں جو اقوام متحدہ نے مختلف مواقع پر قراردادیں منظور کیں۔ آخر میں ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو اس عالمی منشور حقوق انسانی[39] *The Universal Declaration of Human Rights.* پاس کیا۔ دنیا کی بیشتر قوموں نے ان کی تائید کی۔ اور اُسے حقوق انسانی کے تاریخ میں انقلابی دور سمجھا جاتا ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

دوسری طرف مغرب میں اوراسلام میں انسانی حقوق کی بنیاد دوالگ جہتوں سے بناہے،کیونکہ اسلام میں انسان کی حق وحی کے ذریعہ سےاور مغرب میں سوسائٹی کے حوالے سے طے ہوتاہے۔اسی کے پیشِ نظر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتاہے کہ اسلام میں ہر چیز کی بنیاد وحی ہے پر ہے نہ کہ سوسائٹی پر۔جیساکہ ارشادِ ربانی ہے:

وَأَنِ ٱحۡكُم بَيۡنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعۡ أَهۡوَآءَهُمۡ وَٱحۡذَرۡهُمۡ أَن يَفۡتِنُوكَ عَنۢ بَعۡضِ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ إِلَيۡكَۖ [40]

اور (ہم پھر تاکید کرتے ہیں کہ) جو (حکم) اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایاہےاسی کے مطابق تم فیصلہ کرنااوران کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنااوران سے بچتے رہناکہ کسی حکم سے جواللہ نے تم پر نازل فرمایایہ کہیں تم کو بہکانہ دیں۔

تواسی سے معلوم ہواکہ مغرب نے جو قوانین حقوق کے لیے وضع کی ہے وہ محض عقل وخواہشات پر مبنی تھی لیکن اسلام میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔اب مغرب میں جو نظام چل رہاہے وہ سراسر اسلام کے منافی اور ظلم وبربریت کا بازار گرم ہے،اسلام نے اس کی نفی تقریباًساڑھے چودہ سوسال پہلے پیش کی۔بلکہ کائنات وجود میں آنے سے انسان کی حقوق کاخیال رکھاگیاہے۔

۹: ان احکامات کی روشنی میں فلسطین کے موجودہ صورتحال کاجائزہ:

جن احکام کی بجاآوری ان پرلازم تھی،اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ سے سابقہ اقوام کی تصدیق کی۔کیونکہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے تورات کے واسطے انسانیت کے حقوق کے لیےاپنی قوم کوآمادہ کی۔لیکن اب فلسطین میں جو ظلم اور بربریت کاچرچا جاری ہے۔تورات اوراسلام ان کی اجازت نہیں دیتا۔آج کل غیر مسلم کا مسلمانوں پر یلغار کی بڑی وجہ سر جھکانااورترکِ جہادہے۔کیونکہ مسلمانوں میں اب جذبہ جہاداسی طرح موجود نہیں ہے کہ وہ اپنی دین،خون وعزت کااحترام کرکے اپنی زندگی کی سنور سکیں گی۔

نتائجِ بحث:

اس مقالہ کے مطالعہ کی روشنی میں جن نتائج تک میری فہم پہنچ سکی اس کو ذیل میں مختصراً بیان کیا جاتاہے:

۱۔ حقوق اللہ اور حقوق العباداللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔

۲۔ اسلام اوریہودیت دونوں الہامی مذاہب ہے۔لیکن مؤخر الذکر محرف شدہ ہے۔جب کہ اول الذکراپنی تنزیل سے لے کراب بھی تک صحیح وسالم ہے۔

۳۔ قرآن کریم سابقہ الہامی مذاہب کے لیےمہیمن بن کر بھیجاگیاہے۔

۴۔ یہودیت اپنی اصلی شکل میں انسانی حقوق کی وہ حیثیت بیان کرتی ہے جواسلام کے ساتھ موافق ہے۔

۵۔ اسلام میں حقوق کی بنیاد وحی پر رکھی گئی ہے جب کہ مغربی حقوق کی بنیاد سوسائٹی ہے۔ اور اِن کی اکثریت اسلام سے متصادم ومنافی ہیں۔

حوالہ جات

---

[1] سورۃالمائدۃ۵:۸

[2] امام فیروز آبادی، القاموس المحیط، ت: محمد نعیم، مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، ط۸، ۱۴۲۶ھ، ص ۸۷۴

[3] امام راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، ت: صفوان عدنان الداودی، دار القلم، الدار الشامیۃ، دمشق، بیروت، ط۱، ۱۴۱۲ھ، ص ۲۴۶

[4] سورۃیونس۱۰: ۳۲

[5] امام بخاری، صحیح البخاری، السلطانیہ، بالمطبعۃ الکبری امیریہ، مصر، ۱۳۱۱ھ، کتاب الایمان، ج۴، ص۲۹، رقم الحدیث: ۲۸۵۶

[6] سورۃالبقرۃ۲: ۴۲

[7] سورۃالذاریات۵۱: ۱۹

[8] سورۃالبقرۃ۲: ۲۴۱

[9] سورۃلقمان۳۱: ۱۳۔۱۵

[10] سورۃالنساء۴: ۳۶

[11] سورۃبنی اسرائیل۱۷: ۲۳

[12] سورۃالبقرۃ۲: ۸۴۔۸۵

[13] سورۃالمائدۃ۵: ۳۲

[14] سورۃالبقرۃ۲: ۴۲

[15] سورۃ البقرۃ۲: ۴۱

[16] سورۃآل عمران ۳: ۹۳

[17] سورۃالحشر۵۹: ۷

[18] سورۃالبقرۃ۲: ۸۳

[19] الدوسی، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، صحابی رسول ﷺ۔ ۲۱ قبل ہجری پیدا ہوئے۔ ان کے نام کے سلسلے میں اٹھارہ اقوال ملتے ہیں۔ ایک جم غفیر کے مطابق عبد الرحمٰن بن صخر تھا۔ یتیم پلے بڑھے۔ ۷ھ غزوہ خیبر میں اسلام قبول کی۔ اور صحابہ کرام میں سب سے زیادہ احادیث تقریباً ۵۳۷۴ احادیث ان سے نقل تھی۔ ۵۹ھ کو مدینہ میں وفات پائی۔ [الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ج۴، ص۲۶۷، ترجمہ: ۵۱۵۶]

[20] صحیح البخاری، بَابُ: وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ، ج۶، ص ۱۳۴، رقم الحدیث: ۴۸۳۰

[21] عائشہ بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا۔ بعثت سے چار سال پہلے پیدا ہوئی اور راجح قول کے مطابق نو سال کی عمر میں رسول اکرم ﷺ سے شادی ہجرت کے پہلے سال شوال کی ماہ میں ہوئی۔ اور رسول اکرم ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر اٹھارہ برس کی تھی۔ سید نا محمد مصطفیٰ ﷺ نے ان کے سوا اور کسی کنواری سے نکاح نہیں کیا۔ ۱۷ رمضان ۵۸ھ کو وفات پائی۔ [السیرہ النبویۃ، ابن اسحاق، ت: سہیل زکار، دار الفکر، بیروت، ط۱، ۱۳۹۸ھ، ص ۲۵۶]

[22] امام مسلم، مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، ت: محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعۃ عیسی البابی الحلبی، قاہرہ، ۱۳۷۴ھ، بَابُ: صِلَةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا، ج۴، ص۱۹۸۱، رقم الحدیث: ۲۵۵۵

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

[23] سورۃآل عمران ۳: ۹۳

[24] سورۃالتحریم٦٦:١

[25] سورۃالبقرۃ۲: ۴۲

[26] امام ابنِ ماجہ، سنن ابن ماجہ،ت: شعیب الأرنؤوطؒ،دار الرسالۃالعالمیۃ،ط1، ،1430ھ،أبواب السنۃ(1)باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم(۱۷)ج:۱،ص:۱۵۱،رقم الحدیث: ۲۲۴ –شعیب الارنوطؒ نے اس حدیث کو ضعف جداً کہاہے۔

[27] سورۃالبقرۃ۲:- ۸۴- ۸۵

[28] کتاب مقدس (عہدِ نامہ قدیم اور عہدِ نامہ جدید) پاکستان بائبل سوسائٹی،انارکلی،لاہور، پاکستان،۲۰۰۸م، کتاب خُروج،آیت نمر۱۰اتا۱۴

[29] سورۃالبقرۃ۲:۴۹

[30] عہدِ نامہ قدیم،کتاب خروج، باب موسیٰ کی پیدائش آیت نمبر:اتا۱۰

[31] سورۃالقصص۲۸:۷

[32] سورۃالقصص۲۸:۹

[33] عہد نامہ قدیم،کتاب خروج، باب: موسیٰ کا مدیان کو فرار، آیت نمبر۱۱تا۲۵

[34] المرجع سابق، باب: خُداموسیٰ کو بُلاتاہے،آیت ۱تا۲۲

[35] سورۃالقصص۲۸:۲۹۔۳۰

[36] سورۃالأعراف۷:۱۲۱۔ ۱۲۲

[37] عہدِ نامہ قدیم،کتاب خروج، باب: موسیٰ مصر میں واپس آتاہے،آیت ۱تا۲۰

[38] منشوراعظم انسانی تاریخ کی ایک انتہائی اہم قانونی دستاویز ہے جسے میگنا کارٹا (منشوراعظم) کے نام سے جانا جاتاہے۔
*https://teachinurdu.org,kya-aap-m..*۲۰۲۲،۲۳مارچ, ۱۰ اکتوبر،۲۰۲۳

[39] *Human Rights, Draft Committee, Palais de Chaillot, Paris,* ۱۰ *December ,* ۱۹۴۸, ۱۰ اکتوبر, ۲۰۲۳

[40] سورۃالمائدۃ۵:۴۹